غیر مسلم کے تہوار میں شرکت حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میری جیٹھانی عیسائی ہیں، مگر ان کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ رمضان میں وہ ہمیں افطار پر بلاتی ہیں اور عید بھی ہمارے ساتھ مناتی ہیں۔ اسی طرح ہم بھی ہر سال کرسمس پر ان کے یہاں انوائٹڈ (مدعو) ہوتے ہیں اور چوبیس اور پچیس دسمبر کی تقاریب میں ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں، کھانا البتہ ان کا حلال ہوتا ہے، مگر کچھ عرصہ ہوا، میرے نندوئی کو کسی نے بتایا کہ کرسمس پر ہمارا اُن کے یہاں جانا درست نہیں، خواہ کھانا حلال ہی ہو، جس پر میری جیٹھانی ناراض ہوگئیں اور انہوں نے کہا کہ پھر وہ ہمارے تہوار پر ہمارے گھر نہیں آئیں گی۔

کیا اتنے قریبی رشتے داروں کو چھوڑ دینا چاہیے؟ ہمارے ان کے ساتھ سالوں پرانے تعلقات ہیں اور اس طرح اچانک اُنہیں چھوڑ دینے سے ہمارے ان کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں، کیا صلہ رحمی کے لحاظ سے ہمیں ان کے ساتھ رابطہ بحال رکھنے کے لیے ان کے مذہبی تہوار کی تقریب میں شریک ہو جانے کی اجازت ہے؟ تحریری جواب سے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

مستفتی: عتیق الرحمٰن　　**فتویٰ نمبر:** ۴۸۷۷

تاریخ آمد: ۱۷-۶-۱۴۳۹ھ　　**تاریخ واپسی:** ۱-۷-۱۴۳۹ھ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

صورتِ مسئولہ میں سائلہ کے لیے صلہ رحمی کی غرض سے جیٹھانی کے گھر میں منعقد کرسمس کی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ سائلہ کو چاہیے کہ وہ حکمت وبصیرت سے اپنی جیٹھانی کو اپنی مجبوری بتائے، تاکہ تعلقات خراب نہ ہوں۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''(والإعطاء باسم النيروز و المهرجان لايجوز) أي الهدايا باسم هٰذين اليومين حرام (وإن قصد تعظيمه) كما يعظمه المشركون (يكفر) قال أبو حفص الكبير: لو أن رجلا عبد الله خمسين سنة ثم أهدي لمشرک يوم النيروز بيضة يريد تعظيم اليوم فقد كفر وحبط عمله الخ...... ولو أهدى لمسلم ولم يرد تعظيم اليوم، بل جرىٰ على عادة الناس لايكفر، وينبغي أن يفعلهٗ قبلهٗ أو بعدهٗ نفيا للشبهة، ولو شرى فيه ما لم يشتره قبل إن أراد تعظيمهٗ كفر وإن أراد الأكل كالشرب والتنعيم لايكفر.

وفى الرد: قال فى جامع الفصولين وهٰذا بخلاف ما لو اتخذ مجوسي دعوة لحلق رأس ولدهٖ فحضر مسلم دعوته فأهدى إليه شيئًا لايكفر، وحكي أن واحدا من مجوسي سربل كان كثير المال حسن التعهد بالمسلمين، فاتخذ دعوة لحلق راس ولدهٖ فشهد دعوته كثير من المسلمين وأهدى بعضهم إليه فشق ذٰلک على مفتيهم، فكتب إلىٰ أستاذه علي السعدي أن أدرک أهل بلدک، فقد ارتدوا وشهدوا شعار المجوسي وقص عليه القصة، فكتب إليه أن إجابة دعوة أهل الذمة مطلقة فى الشرع، ومجازاة الإحسان من المروءة، وحلق الرأس ليس من شعار أهل الضلالة، والحكم بردة المسلم بهذا القدر لايمكن، والأولىٰ للمسلمين أن لا يوافقوهم على مثل هذه الأحوال لإظهار الفرح والسرور الخ۔'' (ردالمحتار مع الدرالمختار ۶/۷۵۴، ط: سعید)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد عمران ممتاز

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱-۷-۱۴۳۹ھ

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....